Regd No. R 67

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۰ر فروری - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں الفضل ۱۰ر فروری میں شائع شدہ ڈاکٹری رپورٹ حسب ذیل ہے :۔

"ربوہ - ۱۰ر فروری بوقت ۸½ بجے صبح - کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی - اس وقت بھی طبیعت ٹھیک ہے - الحمد للہ"

احباب کرام اپنے پیارے آقا کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے متضرعانہ دعاؤں میں لگے رہیں - مولا کریم اپنے فضل و کرم سے حضور انور کو صحت بخشے آمین۔

قادیان ۱۰ر فروری - حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیریت ہیں۔ الحمد للہ

قادیان ۱۰ر فروری - مکرم چوہدری مبارک علی صاحب فاضل جو رمضان المبارک کے سلسلہ میں مسجد اقصیٰ میں درس قرآن کریم دے رہے تھے آخری پانچ پاروں کا درس ختم کر چکے ہیں - کل انشاء اللہ اسی مسجد میں رمضان المبارک کی آخری اجتماعی دعا ہوگی۔

انگلستان میں تبلیغ اسلام آٹھ نئے افراد آغوش اسلام میں

اٹھارہ جماعتوں کا قیام عیسائیوں کی مختلف مجالس میں تقاریر

از مکرم بشیر احمد صاحب رفیق بی اے - امام مسجد فضل - لنڈن

اپریل ۱۹۶۳ء میں مکرم چوہدری رحمت خان صاحب انگلستان میں ساڑھے تین سال تک کام کرنے کے بعد ربوہ واپس تشریف لے گئے - آپ کو جماعت انگلستان کی طرف سے الوداع کہا گیا۔ خاکسار نے مرکز کے ارشاد کے تحت ان سے امامت کا چارج لیا۔ مئی تا دسمبر ۱۹۶۴ء کے عرصہ میں جس کام کی خدا تعالیٰ نے توفیق بخشی اس کی مختصر رپورٹ مندرجہ ذیل ہے

انگلستان میں اب خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کی تعداد کافی ہو گئی ہے - اٹھارہ جماعتوں کا قیام عمل میں آ چکا ہے جو باقاعدہ ماہوار جلسے کرتے رہتے ہیں - اور حسب توفیق تقسیم لٹریچر وغیرہ بھی کرتے ہیں - اس بات کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ ان کی تعلیم و تربیت کے لئے منظم دوروں کا انتظام کیا جائے - چنانچہ دوروں کا کام اب وسیع ہو گیا ہے - اور جماعتوں سے تعلق زیادہ مضبوط ہوتا جا رہا ہے - خاکسار نے اس عرصہ میں آکسفورڈ، برمنگھم، ناٹنگھم اور ساؤتھ ہال کا دورہ کیا - آکسفورڈ اور برمنگھم میں نئی جماعتیں قائم کیں ہماری خوش قسمتی تھی کہ جس دن ہم آکسفورڈ کے دورے پر روانہ ہوئے اسی دن مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی آکسفورڈ کی کانفرنس میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے، ہماری خواہش پر آپ نے نو تنظیم یافتہ جماعت کو خطاب فرمایا - آپ نے حاضرین کو قرآن مجید بار بار پڑھنے اور اس کے مطالب کو سمجھنے کی تلقین فرمائی اس جماعت کے صدر چوہدری مشتاق احمد صاحب بی اے مقرر ہوئے - اسی دن ایک دوست مسعود احمد صاحب مرزا نے بیعت کی - فالحمد للہ علیٰ ذالک - یہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی پر ہے - چندوں کی وصولی سو فیصد ہے اور اخلاص میں اکثر جماعتوں سے بڑھ کر ہے - احباب ان کے لئے دعا فرماویں۔

برمنگھم میں جماعت کے دوستوں کی محدود تعداد ہے - ان کی تنظیم کی گئی - مکرم عبد الرشید صاحب صدر منتخب ہوئے - اور مکرم مطیع اللہ صاحب درد سیکرٹری - نو تنظیم یافتہ جماعت کو شیخ محمود حسن صاحب سی پی ایس نے خطاب فرمایا آپ ہمارے ساتھ ہی دورہ پر تشریف لے گئے تھے - آپ نے دوستوں کو مرکز ربوہ و لنڈن سے مضبوط تعلق استوار کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور اطاعت امیر پر زور دیا۔

ان دوروں میں مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب مکرم عبد العزیز دین صاحب اور مکرم اے آر چوہدری صاحب اور قمر الدین صاحب شاد بھی شریک ہوئے - فجزاہم اللہ تعالیٰ۔

ساؤتھ ہال جو لنڈن سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے - میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری سب سے بڑی جماعت موجود ہے - وہاں کے اکثر احباب ربوہ کے تربیت یافتہ ہیں - ایک عرصہ سے یہ محسوس کیا جا رہا تھا کہ ان کے لئے مستقل مرکز کا ساؤتھ ہال میں ہی انتظام کیا جائے - چنانچہ ساؤتھ ہال کی مسجد کے لئے چندہ کی اپیل کی گئی - اس جماعت نے نہایت قربانی محنت اور جانفشانی کے ساتھ اب تک دو ہزار پاؤنڈ کے قریب جمع کر لیا ہے - امید ہے کہ ہم یہاں موزوں مکان کے حصول میں کامیاب ہو سکیں گے - جس کے ایک کمرہ کو درست مسجد بنا دیا جائے گا - باقی حصہ لٹریری ہال وغیرہ کے کام آ سکے گا - فی الحال دو کمرے کرایہ پر چھ ماہ کے لئے حاصل کئے گئے ہیں جہاں پر باقاعدہ اجلاس کرتے ہیں - اور ایک اچھی لائبریری کا قیام بھی نسل میں آ گیا ہے - ان کے صدر بشیر احمد صاحب شہید ہیں۔

گلاسگو میں ہماری معقول تعداد موجود ہے ان کے پریذیڈنٹ مکرم منور احمد صاحب تھے جو وطن واپس تشریف لے گئے ہیں - ان کی جگہ مکرم جناب ایوب احمد صاحب کو صدر بنایا گیا ہے انہوں نے مجھ سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ ایک مکان خریدنے کا سوچ رہے ہیں جس کا ایک حصہ مسجد کے لئے دینے کا ارادہ رکھتے ہیں - اللہ تعالیٰ ان کے کاموں میں برکت ڈالے - آمین۔

اخبار احمدیہ کا اجراء

چونکہ ہماری جماعت کی اکثریت اردو دان دوستوں پر مشتمل ہے اس لئے مشن ہذا سے پندرہ روزہ "اخبار احمدیہ" نکالا جا رہا ہے - اس میں الفضل سے حاصل کردہ مرکزی خبریں، حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق بلیٹن وغیرہ درج کی جاتی ہے - یہ اخبار خدا تعالیٰ کے فضل سے بے حد مقبول ہے۔

مسلم ہیرلڈ

مشن سے ایک ماہوار رسالہ مسلم ہیرلڈ شائع کیا جاتا ہے - عرصہ زیر رپورٹ میں یہ باقاعدہ نکلتا رہا - اس ذریعہ سے خاص طور پر ہر ماہ متعدد تعریفی خطوط موصول ہوتے رہے - پچھلے دنوں رسالہ کا "حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ نمبر" شائع کیا گیا - اس خصوصی نمبر کے لئے جناب مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بھی مضمون ارسال فرمایا حضرت میاں صاحبؓ کی چار رنگین تصاویر بھی شامل اشاعت کی گئیں۔

تبلیغ بذریعہ تقاریر

عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ساتھ پبلک تقاریر کی توفیق ملی ناٹنگھم کے یوتھ ایسوسی ایشن میں خاکسار نے پچھلے سال تقریر کی تھی جو پسند کی گئی تھی - ان کے صدر نے اس سال پھر خاکسار کو تقریر کے لئے مدعو کیا - موضوع Islam for the modern man تھا - خاکسار نے تقریر کے بعد سوالات کے جوابات دئے

۲ - روٹری کلب آف ہیرو کے ممبران کو خاکسار نے مسجد آنے کی دعوت دی تھی چنانچہ کلب کے پندرہ ممبر مع اپنی بیویوں کے مسجد تشریف لائے - خاکسار نے اسلام پر تقریر کی سوالات کے جوابات دئے - اس موقعہ پر کثیر تعداد میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

(باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

ملک صلاح الدین ایم اے مدیر و پبلشر نے رتنا آرٹ پریس امرتسر سے چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا - جو پراپرٹی صدر انجمن احمدیہ قادیان

۳۔ ۱۲ ارمئی کو خاکسار نے روٹری کلب آف ٹینڈنگٹن میں تقریر کی۔ اس موقعہ پر کلب نے ممبر آف پارلیمنٹ Teddington کو بھی مدعو کیا۔ یہ میٹنگ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے کامیاب رہی

۴۔ ڈارٹ فورڈ کے پیرش چرچ میں خاکسار نے پچھلے سال تقریر کی تھی۔ اور مسجد آنے کی دعوت دی تھی۔ چنانچہ چرچ کا پادری جو اپنے علاقہ کا ڈین بھی ہے۔ مع ۲۰ افراد کے مسجد آیا۔ کھانے کے بعد پادری صاحب نے عیسائی رسوم پر تقریر کی۔ آپ نے [illegible] رسوم کا خصوصیت سے ذکر کیا۔ سوالات کے دوران مکرم عبدالعزیز صاحب نے ان کو بتایا کہ [illegible] کے رو سے حضرت مسیح علیہ السلام کی [illegible] پیدائش گرمیوں میں متعین ہوتی ہے تو [illegible] کوئی جواب نہ بن پڑا۔ صرف [illegible] کہ ہم اپنے کالجوں میں یہی پڑھایا [illegible] تاریخ پیدائش ہے۔ [illegible] دوستوں نے بھی کئی سوالات [illegible] جن کا [illegible] صاحب جواب نہ دے سکے۔ خصوصاً وفات مسیح وغیرہ مسائل کے جواب سے عاجز رہے۔ خاکسار نے آخر میں اسلامی تعلیمات پر تقریر کی۔

۵۔ وانڈ سورتھ سکول نے خاکسار کا انٹرویو ریکارڈ کیا۔ خاکسار نے ان کو بتایا کہ موجودہ بے راہ روی کی بڑی ذمہ داری والدین کی بچوں کی تربیت سے غفلت کا نتیجہ ہے۔ خاکسار نے بتایا کہ انگلستان اور دوسرے یورپی ممالک میں یہ رواج ہے کہ جب کوئی مشکل پیش آتی ہے۔ تو بجائے اس کے کہ منبع کو بند کریں۔ دوسرے ذرائع پر زور دینا شروع کر دیتے ہیں۔ مثلاً نوجوانوں میں بدکاری کی روز افزوں ترقی پر یہ بحث تو ہوتی رہتی ہے کہ شادیوں کی عمر کم کی جائے لیکن یہ کوئی نہیں کہتا۔ کہ اس بے راہ روی کے منبع کو ہی ختم کر دیا جائے۔ یعنی [illegible] بے حیائی کے مظاہرے تنگ و چست لباس۔ گندی اور اخلاق سوز فلموں وغیرہ کے تکمل خاتمے عمل میں لائے جائیں۔ خاکسار نے یہ بھی کہا کہ اب وقت آچکا ہے کہ انگلستان کے دانشمند خاص طور پر اس طرف توجہ کریں اور پورا زور لگا کر برائی کے خلاف کمر بستہ ہو جائیں۔

۶۔ ۸ جولائی کو خاکسار نے ینگ لبرل ایسوسی ایشن میں تقریر کی موضوع "اسلام اور قیام امن" تھا۔

۷۔ ۱۶ دسمبر کو خاکسار نے روٹری کلب آف نیو شم میں تقریر کی۔

برائٹن مشن

یہ مشن خاکسار نے پچھلے سال ماہ ستمبر میں جاری کیا تھا۔ یہاں باقاعدہ ہفتہ وار میٹنگز کا انعقاد کیا جاتا رہا ہے۔ اب تک دو خواتین اسلام میں داخل ہو چکی ہیں۔ دو بہن بھائی بیعت کے لئے تیار ہیں۔ ان کو فارم بیعت دیا جا چکا ہے۔ امید ہے چند دنوں تک بیعت کر لیں گے۔ فروری سے یہاں تقاریر کا سلسلہ بھی جاری کر دیا جائے گا۔ مکرم عبدالعزیز دین صاحب یہاں ہر ہفتہ مدارس کے فرائض سرانجام دیتے رہے [illegible] مشن میں ہمارا خدا تعالیٰ کے فضل سے اتنا معروف ہو چکا ہے کہ بذریعہ خط و کتابت کئی لوگوں کو تبلیغ کا موقعہ بھی مل رہا ہے۔ برائٹن کے اخبار نے ہماری عید کی تقریب کی تصاویر شائع کیں اور ہماری مساعی پر اچھے نوٹ لکھے۔

ایک نومسلم خاتون مس سلیمہ آئرین کو خاکسار نے نماز عربی میں یاد کرائی ہے۔ قرآن مجید کا اکثر حصہ انگریزی میں پڑھا چکا ہوں۔ یہ خاتون بہت جوش سے تبلیغ کرتی ہیں۔ اور ہمارے برائٹن مشن کے سیکرٹری کے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔ اسلام قبول کرنے کے ایک دو ہفتہ کے بعد اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا سور کا گوشت کھانا بالکل حرام ہے یا کبھی کبھار کھایا جا سکتا ہے۔ میرے بتانے پر کہ قطعاً حرام ہے اس نے بتایا کہ قبولیت اسلام کے بعد اسے ایک دعوت میں شرکت کا موقعہ ملا جہاں مرغ کے ساتھ بالکل معمولی سا ٹکڑا سور کے گوشت کا شامل تھا جس پر اس نے کھانے سے انکار کر دیا۔ اس طرح اسے وہاں تبلیغ کا اچھا موقعہ ملا۔ چند خواتین بعد میں ہماری میٹنگز میں بھی شریک ہوئیں۔ اسی قسم کا ایک واقعہ خاکسار کے ساتھ بھی پیش آیا۔ میرا تجربہ ہے کہ ان مواقع پر شراب و سور کے کھانے پینے سے انکار کر کے تبلیغ کا سنہری موقعہ ہاتھ آتا ہے۔ لوگ دلچسپی لیتے ہیں اور سوالات کرتے ہیں۔ کاش ہمارے مسلمان بھائی جو انگلستان میں مقیم ہیں اپنے نمونے سے تبلیغ اسلام کر سکیں۔ مجھے افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ انگلستان میں مقیم مسلمانوں میں شراب کی وبا بڑھ رہی ہے۔ عرب کے اکثر طلباء سے ملاقات کے وقت معلوم ہوا کہ صبح ناشتے میں سور کا گوشت کھانے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ احمدی انگلستان کی زہریلی فضا میں رہنے کے باوجود ان چیزوں سے بچے ہوئے ہیں۔ ان کی اکثریت اسلام کی تبلیغ کا شوق رکھتی ہے۔ چندوں میں ان کی اکثریت بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

سنڈے سکول

لنڈن میں مسجد کے ارد گرد اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کثیر تعداد میں احمدی دوستوں نے مکانات خرید لئے ہیں اور پچاس ساٹھ خاندان مسجد سے ملحق علاقہ میں آباد ہیں۔ اس بات کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ مسجد میں بچوں کی تربیت کے لئے سنڈے سکول کا اجرا کیا جائے چنانچہ خاکسار نے مکرم اسد اللہ چوہدری صاحب کو جو ایسٹ افریقہ میں ہیڈ ماسٹر رہ چکے ہیں سنڈے سکول کا انچارج مقرر کیا۔ آپ کے ساتھ دو اساتذہ محترم خواجہ بشیر احمد صاحب اور محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب واقف زندگی نہایت باقاعدگی سے ہر اتوار کو بچوں کو پڑھاتے ہیں۔ اسکول میں اس وقت تک ۵۰ طلباء داخلہ لے چکے ہیں۔ نصاب میں قرآن مجید۔ نماز مترجم۔ مسائل قرآن و حدیث جیسا ایمان وغیرہ شامل ہیں۔ اسکول کا افتتاح مورخہ ۱۱ اکتوبر کو خاکسار نے کیا۔ اور والدین کو ان کی تربیت اولاد سے متعلق ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ ارادہ ہے کہ جلد سالوتھ ہال میں بھی سنڈے اسکول کا انتظام کیا جائے۔ امید ہے کہ جنوری میں یہاں بھی باقاعدہ اسکول کا افتتاح ہو جائے گا۔ احباب سے ان سکولوں کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

لائبریری

نوجوانوں کے مشن سے مضبوط رابطہ پیدا کرنے کے لئے ایک لائبریری کا اہتمام کیا گیا ہے چوہدری مسعود احمد صاحب اس کے انچارج مقرر ہوئے ہیں یہ لائبریری روزانہ ۱۰ بجے سے شام تک کھلی رہتی ہے۔ لوکل اخبارات کے علاوہ پاکستان سے ڈان اور لاہور بذریعہ ہوائی ڈاک منگائے جا رہے ہیں۔ لوکل اردو و انگریزی رسائل بھی منگوائے گئے ہیں۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفائے کرام و بزرگان سلسلہ بھی موجود ہیں۔ میں قارئین سے درخواست کروں گا کہ دوست جو بھی کتب ہمیں تحفۃً بھجوا سکیں ضرور بھجوائیں یہ ان کا بڑا احسان ہوگا۔ خاکسار نے انگلستان کی دیگر جماعتوں کو بھی ہدایت بھجوائی ہے کہ ہر جگہ لائبریری کا قیام عمل میں لایا جائے۔ اور اخبار الفضل بذریعہ ہوائی ڈاک منگائے جائیں۔ چنانچہ سالوتھ ہال۔ آکسفورڈ اور گلاسگو کی جماعتوں نے اخبار الفضل منگوائے ہیں

مشن میں دعوتیں

جولائی میں محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب انگلستان تشریف لائے۔ آپ کے اعزاز میں ایک عشائیہ ترتیب دیا گیا۔ جس میں جناب شیخ محمود الحسن صاحب سی ایس پی نے بھی شرکت فرمائی۔

لنڈن اسکول آف اورینٹل اسٹڈیز کے مسٹر سپیرگ جو اب پاکستان گئے ہیں۔ کے اعزاز میں دعوت طعام دی گئی ان کے پاکستان سے خطوط موصول ہوئے ہیں انہوں نے کراچی اور لاہور کی جماعت کی مہمان نوازی کی بے حد تعریف کی ہے۔

جلسہ سالانہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتہائے [illegible] کا پہلا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۹ [illegible] کو منعقد ہوا اور بہت کامیاب رہا۔

زائرین کی آمد

عرصہ زیر رپورٹ میں کثرت سے لوگ دیکھنے آئے۔ وانڈ سورتھ یوروفیوز کے [illegible] کو خاکسار نے مسجد میں مدعو کیا۔ آپ سے مشن کی سرگرمیوں پر تفصیلی بات چیت ہوئی۔ [illegible] لٹریچر پیش کیا گیا۔ آپ بہت اچھا اثر لے کر گئے Palmers گرلز اسکول کی بیس طالبات جو مذاہب کی تعلیم حاصل کر رہی [illegible] مسجد دیکھنے آئیں ان کو تفصیل سے اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا گیا اور مناسب لٹریچر دیا گیا۔ متعدد روٹری کلبوں کے ممبران مسجد دیکھنے آئے۔

نکاحوں کا اعلان

عرصہ زیر رپورٹ میں دس نکاحوں کا اعلان کیا گیا۔ اور مناسب رنگ میں خطبوں کے ذریعہ اسلام کی تعلیم پیش کی گئی کیونکہ حاضرین کی اکثریت عیسائیوں پر مشتمل تھی۔

مشن کی ماہوار مجالس

مشن میں ہر ماہ کے چوتھے اتوار جنرل میٹنگ منعقد کی جاتی ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں جناب شیخ محمود الحسن صاحب سی ایس پی نے دو میٹنگز کو خطاب فرمایا۔

بیعتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے آٹھ افراد نے بیعت کی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب کرام سے اس مشن کی کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اگلے سال لنڈن میں پہلی یورپین نومسلم کانفرنس ہوگی اس کا نتیجہ خیز اور موثر انعقاد ہونے کیلئے دعا فرمائی جائے

درخواست دعا

برادرم مکرم چوہدری نور احمد خاں صاحب صدر جماعت حلقہ سول لائن لاہور ایک پرانے مخلص خاندان سے تعلق رکھتے ہیں انکی شادی پر کئی سال گذر چکے ہیں مگر وہ اولاد سے محروم ہیں [illegible] ان کے ہاں اولاد نرینہ کے لئے دعا فرمادیں

خاکسار مختار احمد ہاشمی ربوہ

اعلان دعا

مسٹر شمس الحق صاحب سابق جانسن انگریز نومسلم جن کو گذشتہ سال مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل سابق مبلغ کلکتہ کے ذریعہ قبول [illegible] اور حلقہ بگوش احمدیت ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ ان کی پرورش ہندوستان میں ہوئی اور یہاں انہوں نے مستقل رہائش اختیار کر لی اور اب کلکتہ میں مقیم ہیں۔ اور جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء پر قادیان اور ربوہ بھی زیارت کے لئے تشریف لائے تھے اور اب کلکتہ واپس جا چکے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی استقامت ایمان و اخلاص میں ترقی اور کاروبار و ذریعہ معاش بہتر ہونے کے لئے خاص طور پر اپنے اس انگریز نومسلم بھائی کو دعاؤں میں یاد رکھیں

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

یاد رکھو تبلیغِ اسلام ہی کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کا فضل اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حاصل کی جاسکتی ہے

تحریکِ جدید کے جہاد میں چھلانگیں مارتے ہوئے آگے بڑھو اور اپنے امام کے حضور اپنی حقیر قربانی پیش کرو

خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز - ۲۳ جنوری ۱۹۵۳ء

فرمایا:- اب میں اصل مضمون کی طرف آتا ہوں جو میں نے خطبہ میں بیان کرنا تھا۔ وہ مضمون میں تحریکِ جدید کے متعلق بیان کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی جماعت کو بتایا تھا کہ تحریک کے دونوں دوروں کے جو وعدے آرہے ہیں وہ گذشتہ سالوں کی نسبت سے بہت کم ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس عرصہ میں کچھ کمی پوری کی گئی ہے ... لیکن اب

وعدوں کی تاریخ ختم ہو رہی ہے

پندرہ فروری آخری تاریخ ہے جس تک وعدے مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں۔ تین چار دن ڈاک پر لگ جائیں گے گویا وعدے زیادہ سے زیادہ بیس فروری تک وصول ہوں گے۔ اور اب جتنے دن رہ گئے ہیں وہ اتنے تھوڑے ہیں کہ ان میں اس کسر کا پورا ہونا بہت مشکل نظر آتا ہے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میں نے جماعت کو بتایا تھا کہ ہمارے اہم ترین کاموں میں سے

غیر ملکوں میں تبلیغِ اسلام

کرنا ہے کیونکہ اسلام کی کمزوری اور ضعف کا موجب غیر مذاہب کا رویہ ہے۔ اگر ہم اسلام کی صحیح تعلیم لوگوں کے سامنے پیش کریں اور اگر ہم ان میں سے کچھ حصہ کو مسلمان بنا دیں تو لازمی طور پر ان کی دشمنی اور عداوت کمزور پڑ جائے گی۔ اور آہستہ آہستہ ہو سکتا ہے کہ وہ سارے ہی ہمارے بھائی بن جائیں۔ ... وہاں ہمارا نمائندہ جو کچھ کہتا ہے لوگ اُسے قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اگر وہ باتیں انہیں معقول نظر آتی ہیں تو وہ مان لیتے ہیں۔ اور وہی ممالک ہیں جہاں

تبلیغِ اسلام مفید ہو سکتی ہے

اور دوسرے ممالک میں ہمیں یہ سہولت میسر ہوتی ہے کہ معقول طور پر قرآن کا پیش کردہ اسلام لوگوں تک پہنچانا آسان ہوتا ہے۔ پس ایک ہی طریق جو تبلیغ اور خدمتِ اسلام کا ہمارے پاس ہے اگر اس کی طرف توجہ نہ کی جائے تو اس سے زیادہ بڑی بدقسمتی اور کیا ہو گی۔ لیکن باوجود اس کے کہ یہی طریق خدمتِ اسلام کا ہے محض اس لئے کہ میرے منہ سے انیس کا لفظ نکل گیا تھا تحریکِ جدید کے وعدوں میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ گویا ۱۹ کا لفظ کیا نکلا قیامت آگئی۔ اب اور کسی چیز کی ضرورت ہی نہیں رہی۔ غرض یہ لفظ لوگوں کے اندر کمزوری پیدا کر رہا ہے۔

میں بتا چکا ہوں

کہ درحقیقت ۱۹ کا لفظ کوئی معنے نہیں رکھتا یہ لفظ مصلحت کے ساتھ خدا تعالےٰ نے میرے منہ سے نکلوا دیا تھا ورنہ خدمتِ دین اور تبلیغِ اسلام کا کام وہ ہے جو قیامت تک چلے گا۔ اور قرآن کریم سے بھی اس کا پتہ لگتا ہے۔ خدا تعالےٰ کہتا ہے کہ مسیح علیہ السلام کے منکر قیامت تک رہیں گے۔ اب صاف ظاہر ہے کہ ایک مسلمان تو مسیح علیہ السلام کا منکر نہیں ہو سکتا۔ غیر مسلم ہی ان کے منکر ہو سکتے ہیں۔ پس دوسرے لفظوں میں اس کے یہ معنے ہیں کہ غیر مسلم قیامت تک رہیں گے۔ اور اگر یہ بات صحیح ہے کہ غیر مسلم قیامت تک رہیں گے تو یہ بات بھی ماننی پڑے گی کہ تبلیغ اور

خدمتِ اسلام بھی قیامت تک رہے گی

اور درمیان میں کوئی شخص اسے ختم نہیں کر سکتا ایک دفعہ قادیان میں میں نے جمعہ کی نماز پڑھائی تو بعد میں کسی شخص نے کہ کہ ایک پیر صاحب آئے ہوئے ہیں وہ آپ سے کوئی بات دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا اچھا پیر صاحب کو لے آئیں۔ چنانچہ میں مسجد میں ہی بیٹھ گیا اور وہ پیر صاحب آگئے۔ انہوں نے سوال کیا کہ آپ مجھے بتائیں کہ اگر کوئی شخص کشتی میں سوار ہو اور دریا کے دوسرے کنارے پر جانا چاہتا ہو تو جب کشتی کنارہ پر لگ جائے تو وہ کشتی میں ہی بیٹھا رہے یا دوسرے کنارہ پر پہنچ کر کشتی سے اتر جائے۔؟ میرے دل میں اللہ تعالےٰ نے معاً یہ بات ڈال دی کہ یہ پیر اباحتی فقیروں میں سے ہی جو یہ کہتے ہیں کہ نماز خدا تعالےٰ سے ملنے کے لئے ہوتی ہے جب

کسی کو خدا تعالےٰ مل جائے

تو وہ نماز کیوں پڑھے۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہو سکتا تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک نماز پڑھتے رہے ہیں اس لئے ہم بھی اپنی وفات تک نماز پڑھتے رہیں گے۔ لیکن میں نے جو جواب دیا وہ یہ تھا کہ پیر صاحب! یہ بات تو دریا کی چوڑائی پر منحصر ہے۔ اگر دریا محدود ہے تو جب کنارہ آجائے گا اس شخص کا کشتی میں بیٹھے رہنا بے وقوفی کی بات ہوگی۔ لیکن

اگر وہ دریا غیر محدود ہے

تو اگر ہم سمجھیں گے کہ دریا کا کنارہ آگیا تو یہ بیوقوفی ہوگی کیونکہ جہاں ہم اترے وہیں ڈوبے اب آپ بتایئے کہ آپ محدود دریا کے متعلق پوچھ رہے ہیں یا غیر محدود دریا کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔؟ اب یہاں سوال تو خدا تعالیٰ کا تھا جو غیر محدود ہے۔ اسے وہ محدود کیسے کہتا اس لئے وہ کہنے لگا کہ بات ٹھیک ہے میں سمجھ گیا ہوں کہ جب دریا غیر محدود ہو تو جہاں ہم کشتی سے اتریں گے وہیں ڈوبیں گے۔ وہی بات میں اب کہتا ہوں کہ تبلیغِ اسلام کا کام قیامت تک ہے جس نے یہ کام چھوڑا مرا۔ کھانا چھوڑ دینے سے جسمانی موت واقع ہو جاتی ہے اور تبلیغِ اسلام کا فریضہ ترک کر دینے سے

روحانی موت آجاتی ہے

قرآنِ کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں نے مومنوں کے ساتھ سودا کیا ہے۔ کہ ان کی جانیں اور مال میں نے ان سے لے لئے ہیں اور اس کے بدلہ میں میں نے انہیں جنت دے دی ہے۔ پس اللہ تعالےٰ بھی سودے کرتا ہے اگر ہم اسے زندگی نہیں دیتے تو وہ ہمیں زندگی کیوں دے خدا تعالےٰ کی زندگی کے معنے یہ ہیں کہ اس کے دین کی تعلیم زندہ رہے۔ اگر ہم اسلام کی زندگی کو قائم رکھ کر خدا تعالےٰ کو زندگی نہیں دیتے تو خدا تعالےٰ بھی ہمیں زندگی نہیں دے گا۔ لیکن اگر ہم اس کو زندہ رکھتے ہیں تو خدا تعالےٰ

قیامت کے دن

ہمیں کہے گا کہ تم نے مجھے زندگی دینے کی کوشش کی اس لئے آؤ اب میں بھی تمہیں زندگی دوں گا یہ مت سمجھو کہ خدا تعالےٰ کے لئے زندگی کا لفظ کیوں استعمال کیا گیا ہے وہ تو حیّ و قیوم ہے اس کے لئے زندگی کا لفظ استعمال نہیں کیا جا سکتا کیونکہ احادیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن جب بعض لوگ خدا تعالےٰ کے سامنے پیش ہوں گے تو وہ کہے گا تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ کیونکہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ میں ننگا تھا تم نے مجھے کپڑے پہنائے۔ وہ لوگ کہیں گے یہ کیسے ہو سکتا ہے تو تو رب العالمین ہے اور ہم تیرے بندے ہیں۔ تیری شان تو بہت ارفع ہے تو کیسے بھوکا رہ سکتا ہے کہ ہم تجھے کھانا کھلائیں تو کیسے پیاسا رہ سکتا ہے کہ ہم تجھے پانی پلائیں تو کیسے ننگا رہ سکتا ہے کہ ہم تجھے کپڑے پہنائیں

اللہ تعالیٰ کہے گا

نہیں نہیں تم نے ایسا کیا ہے میرا ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ جب تمہارے پاس آیا اور وہ بھوکا تھا تو تم نے اسے کھانا کھلایا۔ اور جب میرا ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ تمہارے پاس آیا اور وہ پیاسا تھا جس کو تم نے پانی پلایا۔ اور جب میرا ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ تمہارے پاس آیا اور وہ ننگا تھا جسے تم نے کپڑے پہنائے اور اگر میرا ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ بیمار ہوا اور تم نے اس کی عیادت کی تو تم نے میری عیادت کی۔ پس چونکہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا میں ننگا تھا تم نے مجھے کپڑا پہنایا میں بیمار تھا تم نے میری عیادت کی اس لئے آج میں بھی تمہیں ایسے گھر میں جگہ دوں گا جہاں تمہیں ہر قسم کا رزق اور آرام ملے گا۔ اور اگر خدا تعالےٰ کے کمزور بندے کو رزق دینا خدا تعالےٰ کو رزق دینا ہے تو ...

دین تو اس کی ساری صفات کا جامع ہے

دینِ اسلام کیا ہے۔ دینِ اسلام خدا تعالیٰ کی ربوبیت، رحمانیت، رحیمیت اور مالکیت کی صفات کو بیان کرنے والا ہے جو شخص اس دین کی اشاعت کے لئے کوشش نہیں کرتا وہ خدا تعالےٰ کو دنیا میں زندہ کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ گویا خدا تعالےٰ کا وجود اسلام کے ذریعہ آتا ہے۔ جو شخص اسلام کو زندہ کرتا ہے وہ

وہ دنیا کے لحاظ سے خدا تعالےٰ کو زندہ کرتا ہے اور جو شخص اسلام کو زندہ نہیں کرتا وہ دنیا کے لحاظ سے خدا تعالےٰ کو مارتا ہے۔ خدا تعالےٰ تو ہر وقت عرش پر موجود ہے اور وہ ہمیشہ رہے گا لیکن جہاں تک ہمارا تعلق ہے وہ زندہ بھی ہوتا ہے اور مرتا بھی ہے جب لوگوں کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہٹ جائے اور اس کی طرف ان کا دھیان نہ رہے تو ان کے لئے خدا مرا ہوا ہوگا۔ اور جب لوگوں کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف ہو تو ان کے لئے خدا زندہ ہوگا۔ غرض اسلام کی اشاعت ہی ہی

خدا تعالےٰ کی زندگی

ہے اور اس کی اشاعت کو ترک کرنا گویا خدا تعالیٰ کی موت ہے۔ پس جو شخص اسلام کی اشاعت میں حصہ لیتا ہے وہ خدا تعالےٰ کو زندہ کرتا ہے اور جو اسلام کی اشاعت میں حصہ نہیں لیتا وہ خدا تعالےٰ کی زندگی سے لاپرواہ ہے۔ اور جو شخص خدا تعالےٰ کی زندگی سے لاپرواہ ہے اس کا یہ امید رکھنا کہ خدا تعالےٰ اسے زندہ رکھے گا بیوقوفی کی بات ہے آخر یہ ایک سودا ہے جو تم نے خدا تعالےٰ سے کیا ہے اگر تم اپنا حصہ پورا ادا نہیں کرتے تو خدا تعالےٰ اپنا حصہ کیوں پورا کرے۔ میں نے تم پر واضح کر دیا تھا کہ

تبلیغ اسلام ہمیشہ کیلئے ہے

اس لئے اگر میرے منہ سے ۱۹ کا لفظ نکل گیا تو کیا تم یہ کہو گے کہ اب تبلیغ اسلام نہیں کی جائے گی۔ ..... اس وقت سارے اہم ممالک میں ہمارے مشن قائم ہیں اور ان میں ہماری تبلیغ ہو رہی ہے اب اگر تحریک جدید کے کمزور ہو جانے کی وجہ سے ہمیں کسی مشن کو بند کرنا پڑا تو تمہاری ناک کٹ جائے گی۔ اب ناک کٹوانے سے محفوظ رہنے کے لئے تمہیں ساتھ ساتھ چلنا پڑے گا۔ تم اپنے آپ کو تبلیغ میں اس طرح پھنسا بیٹھے ہو کہ اب سوائے بے شرمی اور بے حیائی کے اور کوئی چیز نہیں جو تمہیں اس کام سے ہٹا سکے۔ تبلیغ اسلام کے متعلق جو ذمہ داری تم پر عائد ہوتی ہے تم اس فرض کو جانے دو تم اپنے ناک کی حفاظت کرو اگر تم تحریک جدید سے ہٹ گئے تو

تمہاری ناک کٹ جائے گی

اللہ تعالےٰ نے تمہارے ساتھ یہ طریق صرف اس لئے اختیار کیا تھا کہ تم کمزوری کا شکار نہ ہو جاؤ اور تمہیں مضبوط ہونے اور بہادری دکھانے کا موقعہ مل جائے۔ تم دس اور انیس کے پھیر میں نہ پڑو یہ کام قیامت تک کے لئے ہے یا یوں سمجھ لو کہ یہ کام اس وقت تک کے لئے ہے جب تک تم زندہ رہو۔ جب تم مر جاؤ گے تو یہ کام تمہارے لئے بند ہوگا۔ اور جب یہ کام بند ہوگا تو تم مر جاؤ گے اگر تبلیغ اسلام ختم ہوگی تو تمہاری روحانی زندگی ختم ہو جائے گی۔ اور اگر تم روحانی طور پر زندہ رہو گے تو تبلیغ اسلام بھی ختم نہیں ہوگی۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اور یہ دیکھتے ہوئے کہ تم نے بھی خدا تعالےٰ سے کچھ امیدیں لگا رکھی ہیں تم

تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ تو اپنے اعمال کے زور سے جنت میں چلے جائیں گے آپؐ نے فرمایا نہیں عائشہ میں بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہی جنت میں جاؤں گا۔ پس اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسا وجود بھی یہ کہتا ہے کہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ہی جنت میں جاؤں گا تو تم کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑے ہو کہ تم اپنے اعمال کے زور سے جنت میں چلے جاؤ گے آخر وہ کیا چیز ہے جو تم خدا تعالےٰ کے سامنے پیش کرو گے؟ ..... صرف ایک چیز ہے جس کو

تم خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کر سکتے ہو

اور کہہ سکتے ہو کہ اے خدا ہم نے تیری خاطر یہ کام کیا کہ ہم ..... تن بدن بانہ ڈھنپنے کے لئے پھٹی ہوئی پگڑیاں پہنتے تھے کھانے کو پیٹ بھر کر نہیں ملتا تھا مگر ان سب تکلیفوں کے باوجود ہم نے محض تیرے نام کو بلند کرنے کے لئے چندے دئے۔ یہی وہ چیز ہے جس کو قیامت کے دن اپنی نجات کی خاطر پیش کر سکتے ہو اور خدا تعالےٰ جو عدل و انصاف کا منبع ہے تمہیں یہی کہہ سکتا ہے کہ تم نے تکلیفیں اٹھا کر میرے نام کو بلند کیا تھا۔ اب میں اس جہان میں تمہارے کام کو بلند کروں گا۔ پھر یہی وہ چیز ہے جسے تم

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

پیش کر سکتے ہو۔ اور کہہ سکتے ہو کہ یا رسول اللہ ہم نے آپ کے لائے ہوئے دین کی تبلیغ کی ہے اس لئے آپ خدا تعالےٰ کے پاس ہماری شفاعت کریں۔ پس اللہ تعالےٰ کے فضل اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کو کھینچنے کے لئے تبلیغ اسلام کے سوا اور کوئی چیز نہیں۔ اور دنیا میں سب سے مقدم یہی امر ہے۔ اللہ تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے وجاھدھم بہ جھادا کبیرا کہ تم قرآن کریم کو لے کر جہاد کبیر کرو۔ پس سب سے بڑا عمل یہی ہے کہ تم قرآن کریم کے ساتھ جہاد کبیر کرو۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ تم نماز اور روزہ سے جنت لے لو گے تو تمہاری مرضی۔ لیکن اگر تم سمجھتے ہو کہ جنت کو حاصل کرنے کے لئے خدا تعالےٰ کے فضل کی ضرورت ہے تو اس کا فضل اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ تم تحریک جدید میں حصہ لو۔

تکالیف اور مشکلات آتی ہیں

تو آنے دو لیکن تبلیغ کو نہ چھوڑو تاکہ نجات تمہارا دامن نہ چھوڑے اور تاکہ تم رسول کریم سے دعوے سے کہہ سکو کہ ہم آپ کی شفاعت کے مستحق ہیں ..... یہ دو دلیلیں ہیں جن کے ساتھ تم خدا تعالےٰ کے فضل اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کو حاصل کر سکتے ہو۔ ان کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں جس کے ذریعہ تم خدا تعالےٰ کے فضل کو حاصل کر سکو یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی امید رکھ سکو ..... پس مت سمجھو کہ یہ کوئی معمولی کام ہے یہ مت سمجھو کہ اسے نظر انداز کر کے تم اپنی روحانیت کو سلامت رکھ سکتے ہو یا قیامت کو

خدا تعالےٰ کے فضلوں

کا مطالبہ کر سکتے ہو خدا تعالےٰ کے فضلوں کا مطالبہ کرنے کے لئے کسی غیر معمولی چیز کی ضرورت ہوتی ہے اپنے رستہ سے ہٹ کر کوئی چیز ہے جو انسان کو خدا تعالےٰ کے فضلوں کا وارث بنا دیتی ہے اور یہ کام یعنی خدمت اسلام رستہ سے ہٹ کر ہے تم کہہ سکتے ہو کہ اے خدا باقی کام تو ہم اپنے نفسوں کے لئے کرتے رہے ہیں لیکن یہ کام ہم محض تیرے لئے کرتے رہے ہیں۔ اور ان لوگوں کے لئے کرتے رہے ہیں جو دوسرے ممالک میں رہتے ہیں۔

پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے فرائض کو سمجھے۔ اسے کوشش کرنی چاہئیے کہ

قربانی کیلئے چھلانگیں مار کر آگے آئے

تاکہ ہم جلد سے جلد اسلام کی اشاعت کر سکیں اب دنیا کنارے پر لگ چکی ہے اسے صرف ایک ٹھوکر کی ضرورت ہے۔ طبائع میں سلامت روی پیدا ہو چکی ہے ..... اللہ تعالےٰ دماغوں کو اس طرف مائل کر رہا ہے کہ وہ معقول باتوں کو مانیں اور غیر معقول باتوں کو رد کریں۔ پس دنیا

اسلام کے کنارے پر کھڑی ہے

اور وہ زبان حال سے پکار رہی ہے کہ مجھے اسلام دو مجھے صداقت دو تا میں اسے مان لوں۔ ایسے زریں موقعہ کو ہاتھ سے جانے دینا بہت بڑی غفلت اور جرم ہے

اسی سلسلہ میں میں جماعت میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ یکم فروری سے سات فروری تک تحریک جدید کا ہفتہ منایا جائے۔ ہر جگہ پر ایک بار یا دو دو تین تین بار جلسے کئے جائیں اور جماعت کے ہر فرد کے پاس جماعت کے مخلصین پہنچیں اور اسے اس تحریک میں شامل کریں۔ میں نے مخلصین کا لفظ اس لئے کہا ہے کہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ جماعت کا ایک حصہ کمزور ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ مخلصین کمزوروں کے پاس پہنچیں۔ تا ان میں سے بھی کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ اسے تحریک جدید میں شامل کرنے کے لئے کوئی تحریک نہیں ہوئی اور پھر جو شخص

ایک دفعہ تحریک جدید میں حصہ لیگا

اور یہ سمجھ کر حصہ لے گا کہ یہ تحریک قیامت تک چلنے والی ہے وہ پیچھے نہیں ہٹے گا۔ اب بعض لوگ ایسے ہیں جو پیچھے ہٹ گئے ہیں یا انہوں نے اپنے سابقہ وعدوں کے مقابل پر صرف پندرھواں سولھواں یا بیسواں حصہ چندہ لکھوایا ہے لیکن وہ بھی ہیں جنہوں نے پہلے سے بھی بڑھ کر اس میں حصہ لیا ہے ..... جماعت میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے

اپنے سابقہ وعدوں میں کافی اضافہ

کیا ہے ..... ضرورت استقلال کی ہے۔ اور ضرورت اس امر کی ہے کہ استقلال اور قومی جد وجہد کے ساتھ کمزور کو طاقت دی جائے ..... ان دنوں جماعتوں میں جلسے کئے جائیں اور ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان پہنچیں۔ اور دیکھیں کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے۔ یا کون شخص ایسا ہے جس نے

اپنی حیثیت کے مطابق

حصہ نہیں لیا۔ اس کے متعلق میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی بتا دیا تھا کہ ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق اپنی ماہوار آمدن کا چوتھا۔ نصف۔ تین چوتھائی یا اللہ تعالےٰ اسے توفیق دے تو

ایک مہینہ کی ساری آمد

تحریک جدید میں دے یعنی جس شخص کی ماہوار آمد ایک سو روپیہ ہے وہ کم سے کم پچیس روپے اس تحریک میں دے۔ یا خدا تعالےٰ اسے توفیق دے تو پچاس پچھتر یا سو روپیہ اس تحریک میں دے۔

پس اس ہفتہ میں لوگوں میں اس کی تحریک کی جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم نے تحریک جدید میں حصہ لینے کے لئے کم از کم پانچ روپیہ کی شرط لگائی ہے (اب کم از کم شرح دس روپے ہے) اگر کوئی شخص ایک ہزار روپیہ ماہوار لیکر بھی دس روپے دے کر اس تحریک میں شامل ہوتا ہے تو ہمیں اس کا انکار نہیں کرنا چاہئیے ہاں اسے سمجھانا چاہئیے کہ تم

اپنی قربانی کا مقابلہ

دوسروں کی قربانی سے کر کے دیکھ لو۔ کجا وہ لوگ تھے جنہوں نے پانچ پانچ چھ چھ ماہ کی آمد میں تحریک جدید میں دے دیں اور کجا تم ہو کہ تم اپنی ماہوار آمد سے جو ایک ہزار ہے صرف پانچ روپیہ اس تحریک میں دیتے ہو ..... بہرحال تحریک کرنا تمہارا فرض ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی حیثیت سے کم قربانی کرتا ہے تو اس سے انکار کرنا ہمارا حق نہیں۔ ..... جماعت کے دوستوں سے میں امید کرتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کو سمجھتے ہوئے سچے طور پر اور پورے اخلاص سے اس بات کے لئے زور لگا دیں گے کہ اس سال تحریک جدید کے وعدے پچھلے سال کے وعدوں سے کم نہ رہیں بلکہ ......

[illegible]

جماعتِ احمدیہ حیدرآباد کے زیرِ اہتمام ایک تربیتی جلسہ

اور

رمضان المبارک کے مصروف پروگرام

رپورٹ مرسلہ مکرم محمد شمس الدین صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت حیدرآباد

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ کے داماد محترم محمود الحسن صاحب آئی سی ایس کی حیدرآباد میں تشریف آوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کے زیرِ اہتمام احمدیہ جوبلی ہال میں مورخہ ۱۰ر جنوری ۱۹۶۵ء بروز اتوار بوقت ۴½ بجے شام زیرِ صدارت مکرم مولوی احمد حسین صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ مکرم محمد صادق صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم قائد صاحب کے عہد دہرانے کے بعد محمد عبدالقیوم صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نظم

بتاؤں تمہیں کیا کہ کیا چاہتا ہوں

نہایت خوش الحانی سے اور وجد آفریں انداز میں سنائی۔ اس نظم نے سارے حاضرین کے دلوں میں رقت پیدا کر دی۔ اور سب پرنم آنکھوں کے ساتھ حضور انور کی صحت کے لئے اور حضور کی دینی سربلندی کی خواہش کی تکمیل کے لئے دعائیں کرتے رہے۔

مکرم میر احمد صادق صاحب ایم اے جنرل سیکرٹری کے مختصر تعارف کے بعد ہمارے خصوصی مہمان محترم محمود الحسن صاحب نے اپنی تقریر کا آغاز فرمایا۔

آپ نے احمدی نوجوانوں کی اہم ذمہ داریوں کے متعلق دلنشیں پیرایہ میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین نے احمدیت اور اسلام کی روح پرور تعلیمات کو عملی جامہ پہنانے کیلئے خدام الاحمدیہ کی تنظیم فرمائی تھی۔ اور احمدیوں کی یہ بڑی اہم ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے ایمان اور عمل کے درمیان تطابق پیدا کر کے دنیا کے سامنے ایک مجسم ایمان کی حیثیت سے پیش ہوں۔

موصوف نے قرآنی آیت اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کی لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے خدا اور اس کے رسول کے بعد حکومت وقت کے ساتھ کامل وفاداری اور تعاون کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور بتایا کہ جس طرح یہودیوں نے اپنے اوپر بعض حرام امور کو حلال قرار دیا تھا اسی طرح آجکل کے بعض مسلمانوں نے بھی بعض حرام امور کو اپنے لئے حلال قرار دیا ہے مثلاً بلیک، مارکٹنگ۔ قانون کی خلاف ورزی۔ حکومت سے عدم تعاون اور ہڑتال وغیرہ۔ حالانکہ یہ تمام امور ایسے ہیں جن سے قرآن کریم نے سختی سے منع فرمایا تھا۔

آپ نے اولی الامر کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اس سے اسلامی مملکت یا مسلم حکمران ہی مراد نہیں بلکہ اس آیت کا معنے اور مطلب یہ ہے کہ جو بھی تم پر حکمران ہو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری تم پر فرض ہے۔

فاضل مقرر نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات اور ہدایات کے نتیجہ میں ہر احمدی کے خون میں خواہ وہ دنیا کے کسی بھی خطہ میں آباد ہو حکومت وقت کی اطاعت اور قانون کی پابندی رچی ہوئی ہے۔ اور یہ بات جماعت احمدیہ کا ایک طرۂ امتیاز ہے۔ اور کوئی احمدی یہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ وہ حکومتِ وقت کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرے۔ آپ نے فرمایا کہ قوانینِ حکومت کی عزت اور احترام نہ صرف موجب ثواب ہے بلکہ اس کی خلاف ورزی خدا کے عذاب کا موجب بن جاتی ہے۔

آپ نے نوجوانوں کو بعض اخلاقی امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک اہم اسلامی شعار یعنی ڈاڑھی رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے کہا کہ مسلمانوں میں انگریزی تمدن کے رعب کے نتیجہ میں ڈاڑھی منڈوانے کا رواج پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن آجکل مغربی ممالک میں ڈاڑھی رکھنا ایک فیشن تصور کیا جا رہا ہے۔ آپ نے نوجوانوں کو خاص طور پر مخاطب کرتے ہوئے تلقین فرمائی کہ وہ اپنے اندر ہمت اور مستقل مزاجی پیدا کریں۔ اور شماتت اعداء کے ڈر سے اسلامی تعلیم کو کسی صورت میں بھی ترک نہ کریں۔

فاضل مقرر نے اپنی تقریر کے آخر میں عبادت الٰہی اور شفقت علی خلق اللہ پر روشنی ڈالتے ہوئے تاریخ اسلام کے بعض چیدہ چیدہ واقعات بھی سنائے۔

یہ دلچسپ اور علمی تقریر قریباً پون گھنٹہ تک جاری رہی اور نہایت توجہ سے سنی گئی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل نے مقرر کا شکریہ ادا کیا اور وقت کی رعایت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اختصار کے ساتھ مگر جامع رنگ میں محبت خدا اور محبت مخلوق کی وضاحت کی۔ اور احباب کو تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کی۔ دعا کے بعد یہ جلسہ خیر و خوبی کے ساتھ ختم ہو گیا۔ الحمد للہ۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ جلسہ شروع ہونے سے پہلے اطفال الاحمدیہ کی ایک میٹنگ ہوئی جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

رمضان المبارک کا پروگرام

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت کے اکثر و بیشتر افراد اس بابرکت مہینے کی برکات سے حتی الوسع فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ احمدیہ جوبلی ہال میں روزانہ آٹھ بجے شب مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ حیدرآباد نماز تراویح پڑھاتے ہیں جس میں دور دراز محلوں سے کثیر تعداد میں احباب تشریف لاتے ہیں۔ نماز کے بعد مولوی صاحب موصوف حدیث شریف کا درس دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں بعد نماز عصر قرآن کریم کا درس بھی ہوتا ہے۔

ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب کو بعد نماز تراویح و درس تمام افراد نے رات جوبلی ہال میں بسر کی۔ اور انفرادی نوافل و دعا میں وقت گذارا

سحری کے وقت پونے چار بجے تمام احباب نے مکرم مولوی صاحب موصوف کی اقتداء میں تہجد کی نماز ادا کی جس میں نہایت ہی رقت اور تذلل سے آستانۂ الٰہی پر جھک کر اسلام اور احمدیت کی ترقی اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازئ عمر کے لئے نہایت ہی سوز و گداز سے دعائیں کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین۔

اس رات کو محترم الحاج جناب سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کی طرف سے پر تکلف سحری کا انتظام تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر بخشے۔

مذکورہ بالا تربیتی جلسہ کے بعد جوبلی ہال میں افطاری کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ نیز تمام احباب اپنا کھانا ہمراہ لائے ہوئے تھے۔ بعد نماز مغرب کھلوا جیپیا کی مسرت انگیز اور محبت افروز تقریب بھی ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں کو روحانی ماحول میں زندگی بسر کرنے کی توفیق بخشے۔ اور آخرت میں سرخرو ہوں۔

درخواستِ دعا

عاجزانہ گذارش ہے کہ حسب ذیل مقاصد کے لئے جملہ قارئین بدر دعائیں کر کے ممنون فرمائیں:۔

- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ اور فعال لمبی عمر پانے کیلئے
- افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحت و سلامتی درازئ عمر اور دینی دنیوی ترقیات کے لئے
- مرکزِ احمدیت قادیان دارالامان اور ربوہ کی حفاظت و نصرت اور ہمہ جہتی ترقی کے لئے۔
- صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ درویشانِ قادیان، بزرگانِ سلسلہ اور مبلغین کرام کی صحت و سلامتی اور ہر حال میں تائید و نصرت کے لئے۔ احمدیت کا ساری دنیا میں جلد از جلد غلبہ ہونے کے لئے۔
- برادر محترم سیٹھ محمد عبدالحی صاحب احمدی سابق امیر جماعت احمدیہ یادگیر ابن حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مورخہ ۲ر اگست ۱۹۶۴ء کو ہمیں داغِ مفارقت دے گئے۔ اس سانحہ کو ابھی چار ماہ ہی گزرے تھے کہ آپ کے فرزند اکبر عزیزم سیٹھ محمد عبداللطیف صاحب احمدی بعمر ۲۷ سال اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان صدمات کی وجہ سے خاندان سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی کو بالخصوص اور جماعت احمدیہ یادگیر کو بالعموم شدید غم لاحق ہوا مگر اس کی رضا پر راضی رہتے ہوئے یہی کہتے ہیں کہ

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے استعانت چاہتے ہوئے اسی کے رحم کے طالب ہیں۔

عزیزم سیٹھ محمد عبداللطیف صاحب احمدی کی جواں سالی وفات کا انتہائی غم ہے دو سال قبل مرحوم کی شادی عزیزہ رضیہ سلطانہ صاحبہ بنت سیٹھ محمد اسماعیل صاحب محترم آف چنت کنٹہ سے ہوئی مرحوم کی یادگار ایک لڑکا ہے جو ڈیڑھ سال کا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کر کے درجات بلند فرماتا رہے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کر کے اپنے فضلوں اور انعامات سے بے انتہا نوازتا رہے۔ بالخصوص اہم لطیف صاحبہ اور مرحوم کی اہلیہ اور بچے کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔

اسی طرح جماعت احمدیہ یادگیر کی ترقی و فلاح و بہبودی اور ہر قسم کے فتنوں اور مخالفین احمدیت کے ہر طرح کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے۔

آخر پر ہم اپنے لئے اور برادرم مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل وکیل یادگیری کی صحت و سلامتی اور بیماری سے کامل شفایابی کے لئے۔ اور ہم سب کے زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں

طالبانِ دعا

محمد اسماعیل غوری امیر جماعت احمدیہ یادگیر

محمد الیاس ابن حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی یادگیر

ولادت و درخواستِ دعا - میرے پھوپھا مکرم مولوی عبدالحق صاحب حسینفق مبلغ مظفرپور بہار کو اللہ تعالیٰ نے چھ بچیوں کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے الحمد للہ۔ نومولود کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کیلئے دعا فرمائیے۔ خاکسار ......

وصایا

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ جلد از جلد دفتر ہذا کو اطلاع دے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۴۶۴ - میں زبیدہ خاتون زوجہ محمد شمس الدین حیدر قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر چالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۵۷ء ساکن کلکتہ ڈاکخانہ خاص ضلع کلکتہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

اس وقت میری جائداد ایک مکان واقعہ ۷۰ - سی تلجلا روڈ کلکتہ نمبر ۴۶ مالیتی بارہ ہزار روپیہ کا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اپنا مہرا اپنے شوہر سے وصول کرکے خرچ کرچکی ہوں۔

اس کے علاوہ مجھے اس مکان کے ایک حصہ سے مبلغ چالیس روپے ماہوار کرایہ ملتا ہے میں تازیست دینی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی - نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

وصیت نمبر ۱۳۴۷۹ - میں ایس آر عبدالرؤف ولد ایس کے عبدالرزاق صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیموگہ ڈاکخانہ خاص ضلع شیموگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے - ۱- ایک مکان جس کا رقبہ گیارہ سو مربع فٹ ہے جس میں تین کمرے ہیں - لشکر محلہ شیموگہ میں واقع ہے - اس کی قیمت ۷۰۰۰/- روپیہ ہے - ۲- میرا صابن بنانے کا کارخانہ ہے جس پر سرمایہ اندازاً ۹۰۰/- روپیہ لگا ہوا ہے - ۳- ایک عدد دکان ہے جس کی قیمت مبلغ ۵۰۰/- روپیہ ہے - گویا میری کل جائداد منقولہ وغیر منقولہ اس وقت اندازاً ۸۴۵۰/- روپیہ کی ہے -

میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - مجھے اس کاروبار سے اندازاً ۱۵۰/- روپیہ ماہوار آمد ہوتی ہے اس موجودہ آمد کے اور آئندہ بھی مجھے اپنے کاروبار سے جو آمد ہوا کرے گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - سوائے اس کے اس جائداد میں سے کسی کا حصہ جائداد میری زندگی میں ادا ہوچکا ہو - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد ایس آر عبدالرؤف موصی شیموگہ ۱۰ گواہ شد سید مدار ولد میر کلیم اللہ آر ایم موٹر سروس شیموگہ میسور - گواہ شد ایس کے اختر حسین ولد ایس خضر محمود صاحب ساکن شیموگہ ۱۰

وصیت نمبر ۱۳۴۸۰ - میں مہر النساء زوجہ ایس کے اختر حسین صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۰ء ساکن شیموگہ ڈاکخانہ خاص ضلع شیموگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے - ایک مکان واقعہ جنو تیرتھلی روڈ نزد نارمل سکول شیموگہ جس میں دو بلاک ہیں یعنی اس مکان کو دو پورشن میں تقسیم کیا ہوا ہے - اس میں تقریباً دس کمرے ہیں - اس مکان کی قیمت اندازاً سترہ ہزار روپیہ ہے - ۲- زیور طلائی چوڑیاں آٹھ عدد وزن اندازاً آٹھ تولہ - گلوبند طلائی وزن چار تولہ - گلسر طلائی چار تولہ - ہار طلائی وزن چار تولہ - کل زیور بیس تولہ اندازاً جس کی موجودہ بازاری قیمت ۲۰۰۰/- روپیہ ہے - میں اپنی اس تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - سوائے اس کے کہ اس جائداد کا حصہ وصیت کلی یا جزوی میں اپنی زندگی میں ادا کرجاؤں - اور ادا کردہ رقم کی جائداد اس میں سے کم کردی جائے - میں اپنا حق مہر اپنے شوہر سے وصول کرکے خرچ کرچکی ہوئی ہوں - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم -

الامۃ مہر النساء موصیہ - گواہ شد حکیم محمد الدین مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ ۱ گواہ شد ایس کے اختر حسین شوہر موصیہ - گاندھی بازار شیموگہ ۱

وصیت نمبر ۱۳۴۸۱ - میں ہاجرہ بی زوجہ سید مدار صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیموگہ ڈاکخانہ خاص ضلع شیموگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میری جائداد غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے - میری جائداد منقولہ حسب ذیل ہے :- ۱- چوڑیاں طلائی دو عدد وزن اندازاً دو تولے اور کرن طلائی وزن اندازاً دو ماشہ جس کی موجودہ قیمت ۲۲۰/- روپیہ ہے - ۲- ایک گلسر طلائی وزن تین تولہ قیمت اندازاً تین صد روپیہ ہے - میرا حق مہر ۵۰۰/- روپیہ میرے شوہر کے ذمہ ہے - میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی -

گو میری کوئی ماہوار آمد نہیں ہے لیکن میں معمولی ثواب کے لئے تین روپے ماہوار حصہ آمد میں بھی تازیست ادا کرتی رہوں گی - اللہ تعالیٰ توفیق دے - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم -

الامۃ ہاجرہ بی موصیہ گواہ شد سید مدار ولد میر کلیم اللہ ہنر و بلڈنگ شوہر موصیہ - شیموگہ ۱۰ گواہ شد مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن الحق بلڈنگ ۱۷ کلیب بیک روڈ بمبئی ۳ نزیل شیموگہ -

وصیت نمبر ۱۳۴۸۲ - میں اقبال النساء زوجہ ایس آر عبدالرؤف صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۰ء ساکن شیموگہ ڈاکخانہ خاص ضلع شیموگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے :- ۱- زمین سفید واقعہ موضع ہرگی گھیرہ نزد شیموگہ رقبہ ۲۵ × ۱۰۰ فٹ خرید کردہ بعوض ایک ہزار روپیہ - مہر بذمہ شوہر سوا پانچ صد روپیہ - زیور ہار طلائی وزنی اندازاً چار تولہ - گلسر طلائی وزنی اندازاً چار تولہ - چوڑیاں طلائی چھ عدد وزنی چھ تولہ - پن طلائی وزنی دو تولہ - گلوبند طلائی وزنی دو تولہ - انگوٹھیاں طلائی چھ عدد وزنی دو تولہ - راکٹی پھول طلائی دو عدد وزنی دو تولہ - کل وزن زیور طلائی بائیس تولہ قیمت اندازاً ۲۵۰۰/- روپیہ - ۴- زیور چاندی توڑے وزن ۲۵ تولہ قیمت اندازاً پچاس روپیہ - چین نقرئی ۲۵ تولہ قیمت ۵۰/- روپے - چاندی متفرق ٹوٹے پھوٹے زیور پندرہ تولہ قیمت ۲۵/- روپیہ - کل جائداد بصورت زیور ۲۲۲۵/- روپیہ - میں اپنی مندرجہ بالا تمام جائداد مہر زمین زیور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - اس ترکہ میں سے جس جائداد کا حصہ میں اپنی زندگی میں ادا کردوں وہ منہا کردیا جائیگا -

الامۃ اقبال النساء موصیہ ۱ گواہ شد ایس آر عبدالرؤف صاحب شوہر موصیہ ولد ایس کے عبدالرزاق صاحب - انور سوپ فیکٹری - لشکر محلہ شیموگہ ۱ گواہ شد حکیم محمد الدین مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ ۱

وصیت نمبر ۱۳۴۸۳ - میں شیخ محمود صاحب ولد ایس کے عبدالجبار صاحب قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن شیموگہ ڈاکخانہ خاص ضلع شیموگہ میسور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں - میں اس وقت میٹرک میں تعلیم حاصل کررہا ہوں مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے مبلغ پندرہ روپیے جیب خرچ ملتا ہے - میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - میری یہی وصیت میری آئندہ آمد اور جائداد پر حاوی ہوگی - میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم -

والعبد شیخ محمود موصی ۱ گواہ شد ایس آر عبدالرؤف ولد ایس کے عبدالرزاق صاحب - انور سوپ فیکٹری لشکر محلہ شیموگہ گواہ شد حکیم محمد الدین مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ شیموگہ ۱

وصیت نمبر ۱۳۴۸۴ - میں ایس کے عبدالرزاق ولد ایس خضر محمود صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن شیموگہ ڈاکخانہ شیموگہ ضلع شیموگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے :- ۱- مکان رہائشی واقعہ محلہ آثار شیموگہ جس کی مکانیت دس کمرے ہیں - یہ مکان دو منزلہ ہے نیچے نو کمرے ہیں اور اوپر کی منزل پر ایک کمرہ - یہ مکان برلب سڑک ہے - مشرق سڑک مغرب ٹرک شمال مکان عبدالعزیز صاحب جنوب مکان عبدالجبار صاحب - مکان کا رقبہ اندازاً ۴۳ × ۱۰۰ فٹ ہے - اس کی موجودہ قیمت ۳۲۰۰/- روپیہ ہے - ۲- ایک مکان واقعہ محلہ امیر احمد سرکل جس کی مکانیت چار دکان پر مشتمل ہے - اس کا حدود اربعہ مغرب سڑک شمال سڑک جنوب گلی - مشرق دکان - اس کی موجودہ قیمت اندازاً ۵۰۰۰/- روپیہ ہے - ۳- مکان محلہ بی ایچ روڈ - جس کی مکانیت یہ ہے دو دکانیں - ایک ہال کمرہ چھوٹا کمرہ ایک صحن - بالائی منزل ایک کمرہ - رقبہ اندازاً ۲۴۰ × ۴۰ فٹ - اس مکان میں تین چھوٹے کمرے اور موٹر گیراج ہے اور میرے بیٹے عبدالرؤف صاحب کی صابن فیکٹری ہے - اس کا حدود اربعہ شمال سڑک جنوب سفید زمین تہذیب النساء و افضل النساء - مشرق غالب صاحب کی گلی - مغرب مکان کا رنجی کنسٹراؤ قیمت اندازاً ۱۶۵۰۰/- روپیہ ۴- موٹر کار وینگارڈ ۱۹۵۲ء ماڈل قیمت اندازاً ۶۰۰۰/- روپیہ ۵- تجارتی سرمایہ اندازاً دو لاکھ روپیہ - ۶- نقد بھی تجارتی سرمایہ میں شامل ہے - یہ تمام جائداد ہم تین بھائیوں میں مشترک ہے - کاروبار بھی تینوں بھائیوں میں اور دو لڑکوں میں مشترک ہے - جن میں سے ایک میرا بیٹا عبدالرؤف ہے اور دوسرا عبدالجبار صاحب کا بیٹا عبدالصمد ہے - میں اس ساری جائداد کے ۱/۳ کا مالک ہوں - میں اپنے حصہ کی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر

صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جب یہ جائداد ہم تینوں بھائیوں میں تقسیم ہوگی اس وقت میں اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو انشاءاللہ ادا کردوں گا۔ علاوہ ازیں مجھے تجارتی کاروبار میں سے ۴۰۰/- روپیہ ماہوار آمد ہوتی ہے میں اپنی اس آمد کے یا جو بھی آئندہ آمد ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد متروکہ ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ سوائے اس حصہ کے جس کا حصہ جائداد میں نے اپنی زندگی میں ادا کر دیا ہو۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد ایس کے عبدالرزاق موصی ۱۰-۱-۶۴۔ گواہ شد میر عبدالجلیل سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شیموگہ ۱۰-۱-۶۴

وصیت نمبر ۱۳۴۷۹ - میں سعید احمد ولد حبیب احمد قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۹ء ساکن حسین پور ڈاک خانہ احمد پور ضلع الہ آباد یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۹-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:- ۱۔ کیفیت مشترکہ بارہ بیگھہ جس میں ۱/۴ کا میں موصی حصہ دار ہے۔ میرے حصہ کی کل قیمت اٹھارہ سو روپیہ ہے۔ ۲۔ ایک کارخانہ ربڑ مالیتی دو ہزار روپیہ ہے۔ کل قیمت جائداد غیر منقولہ مبلغ تین ہزار آٹھ سو روپیہ ہوتی ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے علاوہ اور کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ علاوہ ازیں میری مبلغ ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ مذکورۃ الصدر جائداد غیر منقولہ میں سے اگر کوئی حصہ جائداد یا اس کی قیمت بمد وصیت اپنی زندگی میں ادا کر کے رسید حاصل کر لوں تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میراث کرتا ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد سعید احمد موصی حسین پور حال مقیم ۵ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱ گواہ شد محمد رفیع ۵ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱ گواہ شد انوار احمد ۱۴ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱

وصیت نمبر ۱۳۴۶۸ - میں سید حسین ولد نوٹو میاں قوم احمدی پیشہ پوسٹل سروس عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہبلی ڈاک خانہ خاص ضلع دھارواڑ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:- میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو مجھے سرکاری ملازمت میں مبلغ ترانوے روپے پچاس نئے پیسے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اپنی اس آمد یا آئندہ جو بھی آمد ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد سید حسین موصی گواہ شد حضرت صاحب منڈا سگر صدر جماعت احمدیہ ہبلی میسور۔ گواہ شد عبدالرزاق کتور احمدی ساکن ہبلی میسور

وصیت نمبر ۱۳۴۶۹ - میں مصطفیٰ کمال ولد حکیم عبدالرحمٰن صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت ریلوے عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن ہبلی ڈاکخانہ خاص ضلع دھارواڑ صوبہ میسور، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱-۶۴، حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:- میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ریلوے کی ملازمت میں مجھے ۱۶۳/- روپیہ ملتی ہے میں اپنی اس آمد یا آئندہ زندگی میں جو بھی آمد ہوگی۔ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد مصطفیٰ کمال موصی۔ گواہ شد حکیم عبدالرحمٰن احمدی والد موصی سکنہ ہبلی میسور۔ گواہ شد عبدالرزاق کتور احمدی ساکن ہبلی میسور۔ ۱-۱-۶۴

وصیت نمبر ۱۳۴۷۰ : میں محمد اقبال ولد حضرت صاحب منڈا سگر قوم احمدی پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہبلی ڈاک خانہ خاص ضلع دھارواڑ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱-۱-۶۴، حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:- میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے اور نہ ہی میری کوئی مستقل آمد ہے۔ کیونکہ میں اس وقت تعلیم حاصل کر رہا ہوں مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے مبلغ چار روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے یا آئندہ جو بھی آمد ہو کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد محمد اقبال موصی گواہ شد حضرت صاحب منڈا سگر صدر جماعت احمدیہ ہبلی میسور ۱-۱-۶۴ گواہ شد عبدالرزاق کتور احمدی سکنہ ہبلی میسور ۱-۱-۶۴

وصیت نمبر ۱۳۴۷۳ - میں نمی بو زوجہ حضرت صاحب منڈا سگر قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن ہبلی ڈاکخانہ خاص ضلع دھارواڑ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۱-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:- میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میری جائداد منقولہ حسب ذیل ہے ۱۔ حق مہر اڑھائی صد روپیہ جو میرے شوہر کے ذمہ ہے۔ ۲۔ زیور نکلس ایک عدد وزنی قریباً پونے دو تولے قیمت اندازاً ۲۸۰/- روپیہ

گویا میری کل جائداد ۵۳۰/- روپیہ کی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گی یا جو جائداد میری وفات کے وقت ثابت ہوگی، اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ نمی بو موصیہ ۸-۱-۶۴۔ گواہ شد شوہر موصیہ حضرت صاحب منڈا سگر صدر جماعت احمدیہ ہبلی۔ میسور ۸-۱-۶۴ گواہ شد نوٹو میاں ولد حسین صاحب ساکن محلہ خیراتی ہبلی میسور

وصیت نمبر ۱۳۴۷۴ - میں حفظ النساء زوجہ میر عبدالجلیل صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیموگہ ڈاکخانہ خاص ضلع شیموگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۱-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:- میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں۔ منقولہ جائداد حسب ذیل ہے:- ۱۔ حق مہر ۵۰۰/- روپیہ جو میرے شوہر کے ذمہ ہے۔ ۲۔ زیور چوڑیاں طلائی وزن اندازاً پونے چار تولے۔ قیمت اندازاً ۴۰۰/- روپیہ۔ ۳۔ گھر طلائی وزن چار تولہ قیمت ۵۰۰/- روپیہ۔ ۴۔ نیکلس طلائی وزن اندازاً ۲ ۱/۲ تولہ قیمت اندازاً دو صد روپیہ۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ حفظ النساء موصیہ۔ گواہ شد میر عبدالجلیل ولد میر اکمل صاحب ساکن شیموگہ شوہر موصیہ گواہ شد ایس کے اختر حسین ولد ایس خضر محمود صاحب مرچنٹ گاندھی بازار شیموگہ۔ گواہ شد سید مدار ولد میر کلیم اللہ صاحب ساکن شیموگہ معرفت آر ایم موٹر سروس۔

وصیت نمبر ۱۳۴۷۵ - میں امۃ الحفیظ عرف بلقیس بیگم زوجہ میر عطاء الرحمٰن صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیموگہ ڈاک خانہ خاص ضلع شیموگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۱-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:- میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری جائداد منقولہ حسب ذیل ہے:- میرا مہر ایک ہزار روپیہ ہے جو میرے شوہر کے ذمہ ہے میرے پاس اس وقت حسب ذیل زیور ہے ۱۔ چوڑیاں طلائی چار عدد وزن اندازاً چار تولے۔ ۲۔ گھر طلائی وزن اندازاً چار تولہ ۳۔ نیکلس طلائی وزن اندازاً دس تولہ ۴۔ ایئر رنگ طلائی وزن اندازاً دو تولہ ۵۔ نیکلس طلائی دو تولہ کل زیور بائیس تولہ۔ اس میں سے نگینے وغیرہ نکال کر ان کی موجودہ بازاری قیمت اٹھارہ سو روپیہ ہے۔ یعنی کل جائداد ۲۸۰۰/- روپیہ کی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور انشاءاللہ حصہ جائداد اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی۔ میری وفات کے وقت میرے متروکہ میں سے ہر اس جائداد کے جس کا حصہ میں نے ادا نہ کیا ہوگا ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ امۃ الحفیظ عرف بلقیس بیگم۔ گواہ شد شوہر موصیہ عطاء الرحمٰن ولد میر عبدالجلیل ساکن شیموگہ ۱۰-۱-۶۴۔ گواہ شد میر عبدالجلیل ولد میر اکمل ساکن شیموگہ خسر موصیہ ۱۰-۱-۶۴۔ گواہ شد سید مدار ولد میر کلیم اللہ صاحب۔ آر ایم موٹر سروس شیموگہ ۱۰-۱-۶۴۔

وصیت نمبر ۱۳۴۷۶ - میں ایس آر عبدالخالق ولد ایس کے عبدالرزاق قوم احمدی پیشہ تجارت بکفالت والد صاحب عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیموگہ ڈاکخانہ خاص ضلع شیموگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۱-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرے والد بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں۔ میری آمد اس وقت بصورت جیب خرچ دس روپے ماہوار ہے۔ جو مجھے اپنے والد صاحب محترم کی طرف سے ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور تا زندگی اپنی جو بھی آمد ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ میری یہی وصیت میری آئندہ پیدا ہونے والی جائداد کے متعلق ہے۔ میری وفات کے وقت میرا جو متروکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد۔ ایس آر عبدالخالق موصی۔ ۱۰-۱-۶۴۔ گواہ شد سید مدار ولد میر کلیم اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ شیموگہ۔ گواہ شد چودھری فیض احمد سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان نزیل شیموگہ ۱۰-۱-۶۴

وصیت نمبر ۱۳۴۸۵ - میں سیدہ شمس النساء زوجہ میر فضل الرحمٰن صاحب عرف میر بشیر احمد صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۱۶ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیموگہ ڈاک خانہ خاص ضلع شیموگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۱-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری جائداد منقولہ حسب ذیل ہے۔ ۱۔ حق مہر بذمہ شوہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ شوہر ۲۔ زیورات چوڑیاں طلائی چار عدد وزن اندازاً چار تولے گھر طلائی وزن اندازاً چار تولے۔ نکلس طلائی وزن اندازاً دس تولہ۔ ایئر رنگ طلائی وزن اندازاً دو تولے۔ نکلس طلائی خورد وزن اندازاً دو تولہ۔ کل زیور بائیس تولہ طلائی۔ اس میں سے نگینے وغیرہ کا وزن وضع کرنے کے بعد زیور کی موجودہ بازاری قیمت مبلغ اٹھارہ سو روپیہ ہے۔ یعنی میری کل جائداد زیور و مہر ۲۸۰۰/- روپیہ کی ہے۔ میں اس ساری جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور انشاءاللہ اس کا حصہ جائداد اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی

میری وفات کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ جو حصہ جائداد میں وفات سے قبل ادا کرچکی ہوں گی اسے جائداد متروکہ کا حساب کرتے وقت شمار کر لیا جائے گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامتہ سیدہ شمس النساء موصیہ ۱۰ گواہ شد میر فضل الرحمٰن عرف منیر احمد ولد میر عبد الجلیل صاحب شوہر موصیہ۔ اسے بے موٹر سروس شموگہ۔ گواہ شد میر عطاء الرحمٰن ولد میر عبد الجلیل صاحب۔ اسے بے موٹر سروس شموگہ ۱/۱۰

وصیت نمبر ۱۳۱۹۴ - میں حوا بی زوجہ جی کے فخر الدین قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۱ء ساکن مرکرا ڈاکخانہ خاص ضلع مرکرا صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴/۱۲/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میری جائداد حسب ذیل ہے :- (۱) حق مہر مبلغ ۴۰/- روپیہ تھا جو میں اپنے شوہر سے وصول کرکے خرچ کرچکی ہوں۔ (۲) زیور کانٹے طلائی وزنی اندازاً دو تولہ قیمت اندازاً مبلغ ۲۱۰/- روپیہ ہار طلائی وزنی اندازاً ڈھائی تولہ ۲۶۲/- روپیہ۔ میری کوئی آمد نہیں ہے۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ بھی جو میری آمد ہوگی یا بوقت میری وفات کے میرا جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامتہ حوا بی موصیہ ۶۴/۱۲/۱۷ گواہ شد بی ایچ اسماعیل ولد محی الدین صاحب ہل روڈ مرکرا ۶۴/۱۲/۱۷ گواہ شد جی کے فخر الدین شوہر موصیہ ولد لیکا با ساکن مرکرا میسور

وصیت نمبر ۱۳۱۹۵ - میں عائشہ بی زوجہ پی احمد علی صاحب عرف پی کنجالی۔ قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن مرکرا ڈاکخانہ خاص ضلع مرکرا صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴/۱۲/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میری جائداد حسب ذیل ہے :- جو میرے شوہر پی احمد علی صاحب عرف پی کنجالی صاحب کے ساتھ برابر برابر مشترک ہے ۱- ایک مکان جس کا رقبہ پندرہ سینٹ ہے اور جس کی نچلی منزل میں چھ کمرے اور بالائی منزل میں تین کمرے ہیں یہ مکان محلہ مادھو پیٹھ مرکرا میں واقع ہے اور میری ملکیت ہے یعنی بشراکت خاوند۔ اس کی قیمت چودہ ہزار ۱۴۰۰۰/- روپیہ ہے ۲- ایک مکان جس کا رقبہ ۵۵ سینٹ ہے اور جس میں پانچ کمرے اور ایک برآمدہ ہے محلہ رانی پیٹھ مرکرا میں واقع ہے اس کی قیمت ۳۵۰۰/- روپیہ ہے۔ ۳- میرے پاس نقد پچاس ہزار روپیہ ہے۔ مجھے اپنے تجارتی کاروبار سے جو میرے شوہر ہی کرتے ہیں مبلغ آٹھ سو روپیہ ماہوار اندازاً آمد ہوتی ہے یہ کاروبار بھی میرا اپنے شوہر کے ساتھ مشترک بحصہ برابر ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا تمام جائداد اور آمدنی کے نصف حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور انشاء اللہ حصہ آمد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامتہ عائشہ بی موصیہ۔ گواہ شد شوہر موصیہ پی احمد علی عرف پی کنجالی صاحب ولد کریا صاحب ساکن مرکرا محلہ مادھو پورہ۔ گواہ شد بی ایچ اسماعیل ولد محی الدین صاحب ساکن ہل روڈ مرکرا ۶۴/۱۲/۱۷

وصیت نمبر ۱۳۱۹۶ - میں جی کے فخر الدین ولد لیکا با صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۱ء ساکن مرکرا ڈاکخانہ خاص ضلع مرکرا صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴/۱۲/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے :- (۱) دو ایکڑ زمین محلہ رانی پیٹھ مرکرا میں واقع ہے جو زرعی ہے۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً مبلغ آٹھ ہزار روپیہ ہے۔ (۲) اسی مذکورہ بالا زمین میں دو مکان واقع ہیں جن کا رقبہ ایک مکان کا ۱۸۰۰ مربع فٹ ہے اور دوسرے کا ۱۴۰ مربع فٹ ہے۔ ان دونوں مکانوں کی موجودہ قیمت تین ہزار روپیہ ہے (۳) بنجر زمین پون ایکڑ محلہ رانی پیٹھ میں واقع ہے جس کی موجودہ قیمت ۱۲۵۰/- روپیہ ہے۔ (۴) میں تجارتی کاروبار کرتا ہوں جس سے مجھے اندازاً ۱۵۰/- روپیہ ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ میں اپنی تمام مذکورہ بالا جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور تا زندگی حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ اور میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد موصی جی کے فخر الدین ۶۴/۱۲/۱۷ گواہ شد بی ایچ اسماعیل ولد محی الدین صاحب ساکن ہل روڈ مرکرا۔ ۶۴/۱۲/۱۷ گواہ شد پی احمد علی عرف پی کنجالو صاحب ساکن مہادیو پیٹھ مرکرا ۶۴/۱۲/۱۷

جناب راشٹرپتی صاحب کی خدمت میں سالِ نو کا پیغامِ تہنیت

اور

موصوف کے سیکرٹری کی طرف سے اس کے جواب میں شکریہ کا خط

جناب ڈاکٹر رادھا کرشنن صاحب راشٹرپتی بھارت کی خدمت میں جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے نیا سال شروع ہونے پر نیک تمناؤں کا بذریعہ تار پیغام بھیجا گیا تھا اس کے جواب میں جناب راشٹرپتی صاحب کے سیکرٹری کی طرف سے حسب ذیل خط موصول ہوا ہے :- ناظر امور عامہ قادیان

"راشٹرپتی بھون - نئی دہلی

۶۵-۱-۲۰

جناب عالی - راشٹرپتی صاحب نے مجھ سے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ میں آں موصوف کی طرف سے آپ کے سالِ نو پر پیغام تہنیت و نیک تمناؤں کا شکریہ ادا کروں۔ موصوف آپ کو بھی اپنی نیک تمنائیں پیش کرتے ہیں

دستخط سیکرٹری"

بخدمت مکرم ناظر صاحب امور عامہ قادیان

کیا اس فہرست میں آپ کی جماعت کا نام بھی شامل ہے؟

اگر نہیں تو اپنی جماعت کے جملہ افراد سے وعدے لیکر جلد از جلد ارسال فرمادیں

تحریک جدید کے موجودہ مالی سال کے تین ماہ گزر چکے ہیں نئے سال کے وعدوں کی فہرستیں ارسال کرنے کے لئے اخبار بدر کے اعلانات کے علاوہ تمام جماعتوں کو انفرادی طور پر بھی تحریک بھجوائی گئی تھی اور خطوط کے ذریعہ بھی توجہ دلائی گئی تھی۔ مگر افسوس ہے کہ ابھی تک صرف مندرجہ ذیل ۴۹ جماعتوں کے وعدہ جات موصول ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ جن جماعتوں کے وعدے نہیں آئے ان کے صدر صاحبان اور سیکرٹریان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے فرض کا احساس کرتے ہوئے جلد وعدوں کی فہرستیں ارسال فرمائیں ——— وکیل المال تحریک جدید قادیان

قادیان - جمشید پور - بیلی - اڈرین - جموں - سردار نگر - چمبہ - کلکتہ - سونگڑہ - مانڈوجن - شیموگہ - یادگیر - گونڈہ - کمہریا - سورب - بنارس - کیتھا - مدراس - علی پور کھیڑہ - چودوار (اڑیسہ) رشی نگر - بھدرواہ - کرڑاپلی - مانکاگوڑا - نندگڑھ - مونگیر - سرو - سکندرآباد - کاٹھ کوٹھی (پونچھ) بھنت کنڈ - مظفر پور - مہو لمبنشار - بانہرا - گاشکہ - پینگاڑی - باندہ - کٹک - بھرت پور (بہار) چموڑ۔

ضرورت کلرک

صیغہ ہذا کو ایک میٹرک پاس کلرک کی ضرورت ہے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے منظور شدہ گریڈ کے مطابق تنخواہ دی جائے گی۔ سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے نوجوان اپنی درخواستیں مع نقل سند میٹرک مقامی امیر یا صدر صاحب کے توسط سے ارسال کریں

تنخواہ کا گریڈ ۹۰-۴-۱۳۰-۵-۱۶۰ ہے

وکیل المال تحریک جدید قادیان

درخواستہائے دعا

۱- خاکسار ایک عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہے صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ سید مشتاق احمد سنبل پور اڑیسہ

۲- میرا میٹرک کا امتحان ۸ فروری سے شروع ہے کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے - شمس عالم خاں پورنیہ بہار

۳- میرے بچے مختلف امتحانات دے رہے ہیں سب کی کامیابی کے لئے درخواست دعا - عبد المجید ٹاک یاڑی پورہ

۴- عبد المنان خان صاحب بھدرواہ اپنے بچے کی امتحان میں کامیابی کیلئے - بابو تاج الدین صاحب امیر جماعت ہائے کشمیر مقدمہ کشمیر ٹریبونل میں کامیابی کیلئے اور اپنے بچے فضل احمد اور بشیر کی مشکلات کے ازالہ کیلئے - عبد الحق صاحب خادم چارکوٹ ازالہ مشکلات کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار حکیم محمد سعید مبلغ سلسلہ احمدیہ